اشاعتِ اوّل: رجب المرجّب 1440ھ/اپریل 2019

ماہِ شعبان المعظّم سے متعلق متعدد غلط فہمیوں کے ازالے کے لیے مطالعہ کیجیے

ماہِ شعبان المعظّم

فضائل، احکام اور منکرات

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

ماہِ شعبان کی فضیلت:

شعبان اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کو بھی بڑی ہی فضیلت اور عظمت عطا فرمائی ہے، اس میں شبِ برأت جیسی عظیم رات بھی ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ جب رجب کا مہینہ شروع ہوتا تو حضور اقدس ﷺ یہ دُعا مانگتے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ، وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ.

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لیے رجب اور شعبان کے مہینے میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا۔

- کتاب الدعاء للطبرانی حدیث: 911:

٩١١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ». (باب القول عند دخول رجب)

اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! ان دو مبارک مہینوں میں اپنی عبادات اور اِطاعت کی توفیق عطا کرکے ان میں برکت عطا فرمایئے اور ہمیں رمضان تک پہنچادیجیے تاکہ ہم اس مبارک مہینے کے اعمال، فضائل وبرکات اور انوارات سے مستفید ہوسکیں۔

- مرقاۃ شرح المشکاۃ میں ہے:

(وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ) مُنَوَّنٌ وَقِيلَ: غَيْرُ مُنْصَرِفٍ (قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا) أَيْ: فِي طَاعَتِنَا وَعِبَادَتِنَا (فِي رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ، وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ) أَيْ: إِدْرَاكَهُ بِتَمَامِهِ، وَالتَّوْفِيقَ لِصِيَامِهِ وَقِيَامِهِ.

اور ماہِ شعبان کی فضیلت اس لیے بھی ہے کہ اس کے متصل بعد ہی رمضان کا نہایت ہی مبارک مہینہ ہے، جس کے لیے شعبان میں تیاری کرنے کا بہترین موقع میسر آجاتا ہے اور رمضان میں خوب سے خوب تر عبادات ادا کرنے کی پہلے ہی سے عادت ہو جاتی ہے، گویا کہ یہ مہینہ رمضان کی تمہید ہے۔

(شعبان اور شبِ برأت کے فضائل واحکام از مفتی محمد رضوان صاحب)

ماہِ شعبان کے اعمال:

شعبان کے مہینہ کی فضیلت اور اہمیت کا تقاضا یہ ہے کہ اس میں عبادات کا خوب اہتمام کیا جائے۔ یہ عبادات دن میں بھی ادا کی جاسکتی ہیں اور رات میں بھی، اس کے لیے کوئی وقت یا تاریخ خاص نہیں اور نہ ہی اس کے لیے کوئی خاص عبادت مقرر ہے، بلکہ ہر شخص اپنی وسعت کے مطابق پورے مہینے کے شب وروز میں موقع محل کے اعتبار سے جس قدر نوافل، ذکر و تلاوت، دعاؤں اور روزوں وغیرہ کا اہتمام کر سکتا ہے تو یہ بڑی ہی فضیلت کی بات ہے۔

ماہِ شعبان کے روزے:

ماہِ شعبان میں دیگر عبادات کی طرح روزے رکھنے کی بھی فضیلت ہے کیوں کہ اس مہینے میں حضور ﷺ سے کثرت سے روزے رکھنا ثابت ہے، اور اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ اس ماہ میں اللہ کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو میری خواہش ہے کہ میرے اعمال اس حالت میں پیش کیے جائیں کہ میرا روزہ ہو۔ اس لیے شعبان کے پورے مہینے میں کسی بھی دن روزہ رکھا جاسکتا ہے، ہر دن کے روزے کی فضیلت ہے، چنانچہ ہر شخص اپنی وسعت و طاقت کے مطابق پورے مہینے میں جتنے بھی روزے رکھنا چاہے تو یہ سعادت کی بات ہے۔ ساتھ میں یہ بات بھی یاد رہے کہ شعبان میں روزے رکھنا زیادہ سے زیادہ مستحب عمل ہے، اس لیے اس کو ضروری سمجھنا اور اس معاملے میں حدود سے تجاوز کرنا ناجائز ہے۔

اور یہ بھی واضح رہے کہ شعبان کے آخری دو تین دنوں میں روزے نہیں رکھنے چاہییں کیوں کہ احادیث میں اس کی ممانعت آئی ہے، اس ممانعت کی وجوہات یہ ہیں کہ ایک تو رمضان اور شعبان کے ایام خلط ملط نہ ہوں، دوم یہ کہ رمضان پر کسی دن کے اضافے کا شبہ پیدا نہ ہو، اور سوم یہ کہ رمضان سے پہلے دو تین دن وقفہ کر کے رمضان کے لیے تازہ دم ہوا جائے، البتہ اگر کسی شخص کا کسی دن روزہ رکھنے کا معمول ہو جیسے پیر یا جمعرات کے دن، اور یہ دن شعبان کی آخری تاریخوں میں آجائیں تو ایسی صورت میں معمول کے مطابق رمضان کے آخری دو تین دنوں میں بھی یہ روزے رکھنا جائز ہے۔

(صحیح البخاری حدیث: 1914، 1969، سنن الترمذی حدیث: 684، 737، ہندیہ، رد المحتار، مرقاۃ، اصلاحی خطبات)

- صحیح البخاری میں ہے:

١٩٦٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يَصُومُ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ. (بَابُ صَوْمِ شَعْبَانَ)

١٩١٤- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ». (بَاب: لَا يَتَقَدَّمَنَّ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ)

- سنن الترمذی میں ہے:

٦٨٤- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلَا بِيَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ، صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا». وَفِي البَابِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هَذَا. حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ العِلْمِ: كَرِهُوا أَنْ يَتَعَجَّلَ الرَّجُلُ بِصِيَامٍ قَبْلَ دُخُولِ شَهْرِ رَمَضَانَ لِمَعْنَى رَمَضَانَ، وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يَصُومُ صَوْمًا فَوَافَقَ صِيَامُهُ ذَلِكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ عِنْدَهُمْ.

- سنن النسائی میں ہے:

٢٣٥٦- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ أَبُو الْغُصْنِ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي

أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَمْ أَرَكَ تَصُومُ شَهْرًا مِنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ، قَالَ: «ذَلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ، وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ».

پندرہ شعبان: حقیقت، فضیلت اور اعمال

شبِ برأت کی فضیلت:

ماہِ شعبان کی فضیلت کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں شبِ برأت جیسی عظیم الشان رات پائی جاتی ہے، یہ پندرہویں شعبان کی رات ہوتی ہے، احادیثِ مبارکہ سے اس کی بڑی فضیلت ثابت ہے۔ دیگر راتوں کی طرح یہ رات بھی مغرب ہی سے شروع ہوجاتی ہے، اس رات خصوصی طور پر اللہ کے بندوں پر اللہ کی بخشش، رحمتوں اور مہربانیوں کا نزول ہوتا ہے، بندوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے کرم سے مغفرت کا عام اعلان فرماتے ہوئے بے شمار بندوں کی بخشش فرما کر ان کو جہنم سے چھٹکارہ عطا فرماتا ہے۔ برأت کے معنی نجات پانے کے ہیں، چوں کہ اس رات اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو جہنم سے نجات دیتے ہیں اس لیے اس کو شبِ برأت کہا جاتا ہے۔ یہ اس قدر عظیم الشان رات ہے، لیکن کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں کہ اس عظیم رات بھی ان کی بخشش نہیں ہوتی، جن کا ذکر مختلف احادیث مبارکہ میں وارد ہے:

- کسی مسلمان کے لیے دل میں بغض اور کینہ رکھنے والا۔
- رشتہ داری توڑنے والا۔
- کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنے والا۔
- بدکار عورت۔
- شرک اور کفر کرنے والا۔
- والدین کا نافرمان۔

بعض روایات میں ٹخنے چھپانے والے مرد اور شرابی کا بھی ذکر آیا ہے۔

ان احادیثِ مبارکہ کا درس یہ ہے کہ ان گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کی جائے، اور جو لوگ ان گناہوں میں مبتلا ہیں وہ ان سے سچی توبہ کرلیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے حقدار قرار پائیں۔

(شعب الایمان حدیث: 3548، 3555، 3557، سنن الترمذی حدیث: 739، مسند احمد حدیث: 6642، صحیح ابن حبان حدیث: 5665، شعبان و شب برأت کے فضائل و احکام از مفتی محمد رضوان صاحب)

شبِ برأت کے اعمال:

امت کے بزرگانِ دین اس رات میں عبادات کا خصوصی اہتمام فرماتے رہے ہیں، اس رات عبادات کے لیے جاگنا اجر و ثواب کا باعث ہے۔ اس لیے ہر شخص کو اپنی وسعت کے مطابق نوافل، ذکر و تلاوت اور دعاؤں وغیرہ کا اہتمام کرنے کی سعادت حاصل کرنی چاہیے۔ اخلاص کے ساتھ رات کا جس قدر بھی حصہ عبادات میں بسر کرنے کا موقع میسر آجائے تو فضیلت کی بات ہے، البتہ عبادات کا یہ اہتمام مساجد کی بجائے اپنے گھروں میں ہونا چاہیے اور یہی افضل ہے، اس لیے مساجد میں جمع ہو کر نفلی عبادات کا اہتمام کرنا شریعت کے مزاج کے موافق نہیں۔ ساتھ میں یہ واضح رہے کہ شبِ برأت میں قرآن و سنت سے کوئی بھی مخصوص عبادت ثابت نہیں، بلکہ اس میں عام عبادات جیسے نماز، تلاوت، ذکر اور دعاؤں وغیرہ ہی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ آجکل بعض حضرات نے اس رات کے لیے مخصوص نمازیں اور عبادات بنا رکھی ہیں جن کا قرآن و سنت سے کوئی ثبوت نہیں، ان سے اجتناب کرنا ضروری ہے، جیسا کہ بعض لوگوں نے 15 شعبان یعنی شبِ برأت کے حوالے سے اپنی طرف سے ایک نماز ایجاد کر رکھی ہے کہ دو یا چار رکعات اس طرح ادا کی جائیں کہ پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد فلاں سورت اتنی بار پڑھی جائے، دوسری رکعت میں فلاں سورت اتنی بار پڑھی جائے تو واضح رہے کہ یہ بھی شریعت سے ثابت نہیں، اسی طرح بعض لوگ صلاۃ التسبیح یا کوئی اور نفل نماز باجماعت ادا کرتے ہیں تو واضح رہے کہ یہ بھی جائز نہیں۔ اس لیے اپنی طرف سے کسی رات سے متعلق فضائل بیان کرنا یا عبادات خاص کرنا شریعت کے خلاف اور بہت بڑا جرم ہے۔ (اصلاحی خطبات، فتاویٰ محمودیہ)

شبِ برأت میں قبرستان جانے کا حکم:

حضور اقدس ﷺ سے زندگی میں صرف ایک بار اس رات قبرستان جانا ثابت ہے، تو اگر قبرستان جانا اس رات کے مستقل اعمال میں سے ہوتا اور سنت یا مستحب ہوتا تو یہ عمل متعدد بار ثابت ہوتا اور اسی طرح حضرات صحابہ کرام سے بھی اس کا معمول ثابت ہوتا، حالاں کہ احادیث سے ایسا کچھ بھی ثابت نہیں، اس لیے اگر کوئی شخص پندرہ شعبان کو زندگی میں ایک بار یا کبھی کبھار حضور ﷺ کی اتباع کی نیت سے چلا جائے تو یہ درست ہے، لیکن 15 شعبان کی رات قبرستان جانے کو سنت سمجھنا یا اس رات کے اعمال میں سے سمجھنا یا اس کا خصوصی اہتمام کرنا یا اجتماعی صورت میں جانا حتی کہ قبرستان میں چراغاں کرنا، قبروں پر پھول ڈالنا، عرقِ گلاب چھڑکنا یا ان جیسی دیگر بدعات ورسومات سرانجام دینا؛ ان سب باتوں کی دین میں کوئی حقیقت نہیں، بلکہ اپنی طرف سے ایجاد کردہ بدعات ہیں، جن سے اجتناب کرنا نہایت ہی ضروری ہے۔(اصلاحی خطبات، فتاویٰ محمودیہ)

شبِ برأت میں کھانا وغیرہ تقسیم کرنے کا حکم:

پندرہ شعبان کے دن یا رات میں خصوصیت کے ساتھ کوئی حلوہ، چاول وغیرہ پکانے یا تقسیم کرنے کا اہتمام کرنا قرآن وسنت سے ہرگز ثابت نہیں، بلکہ یہ سب باتیں اپنی طرف سے ایجاد کردہ بدعات ہیں، اس لیے اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔(اصلاحی خطبات، فتاویٰ محمودیہ)

پندرہ شعبان کا روزہ:

15 شعبان کے روزے سے متعلق ذخیرۂ احادیث میں صرف ایک حدیث ایسی ملتی ہے جس سے روزہ رکھنا ثابت ہوتا ہے، اور وہ سنن ابن ماجہ کی حدیث ہے، لیکن یہ حدیث ضعیف ہے۔ بعض اہلِ علم نے تو اس حدیث کو قبول فرماتے ہوئے اس دن روزہ رکھنے کو مستحب قرار دیا ہے، جبکہ بعض دیگر اہلِ علم فرماتے ہیں کہ محض ایک ضعیف حدیث کی وجہ سے خصوصیت کے ساتھ 15 شعبان کے روزے کو سنت یا مستحب قرار نہیں دیا جاسکتا، البتہ اگر کوئی شخص اس دن روزہ رکھنا چاہے تو بہتر یہ ہے کہ ایامِ بیض یعنی

13، 14، 15 شعبان کے تین روزے رکھے جائیں کیوں کہ ہر اسلامی مہینے کی ان تاریخوں کو روزے رکھنے کی بڑی فضیلت ہے، تو اس طرح ان کے ضمن میں پندرہ شعبان کا روزہ بھی آجاتا ہے، یا صرف پندرہ شعبان کا روزہ اس نیت سے رکھا جائے کہ ویسے بھی شعبان کے مہینے میں روزے رکھنا بڑی فضیلت کی بات ہے تو یہ پندرہ شعبان بھی انہی میں سے ایک دن ہے اور ایامِ بیض میں سے بھی ہے، تو یہ بھی درست ہے، البتہ اس دن کو کوئی خاص فضیلت دینا ثابت نہیں۔

(فتاویٰ محمودیہ، بہشتی زیور، فتاویٰ دارالعلوم زکریا، اصلاحی خطبات، فتاویٰ حقانیہ، شعبان وشبِ براٗت کے فضائل واحکام از مفتی محمد رضوان صاحب)

شعب الایمان میں ہے:

٣٥٤٢- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا لَيْلَتَهَا، وَصُومُوا يَوْمَهَا، فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ، أَلَا مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَأَرْزُقَهُ، أَلَا مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ، أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ». وأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ، وَذَكَرَ فِيهِ لَفْظَ النُّزُولِ، وَقَالَ بَدَلَ السَّائِلِ: «أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ»، أَلَا كَذَا...

٣٥٤٣- عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَغْفِرُ اللهُ مِنَ الذُّنُوبِ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ»...

٣٥٤٤- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَخَرَجَتْ عَائِشَةُ تَطْلُبُهُ فِي الْبَقِيعِ، فَرَأَتْهُ رَافِعًا رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: أَكُنْتِ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ؟ قَالَتْ: فقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَغْفِرُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ. وَلِهَذَا الْحَدِيثِ شَوَاهِدُ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ، وَأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، وَاسْتَثْنَى فِي بَعْضِهَا: الْمُشْرِكَ وَالْمُشَاحِنَ، وَفِي بَعْضِهَا: الْمُشْرِكَ، وَقَاطِعَ الطَّرِيقِ، وَالْعَاقَّ، وَالْمُشَاحِنُ، وَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ

مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ مَوْصُولًا كَمَا:

٣٥٤٥- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: فَقَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَخَرَجْتُ أَطْلَبُهُ، فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ رَافِعًا رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَكُنْتِ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: وَمَا بِي مِنْ ذَلِكَ، وَلَكِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ....

٣٥٤٦- عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَوْ عَنْ عَمِّهِ، عَنْ جَدِّهِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: يَنْزِلُ اللهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ شَيْءٍ إِلَّا رَجُلٍ مُشْرِكٍ أَوْ فِي قَلْبِهِ شَحْنَاءُ.

٣٥٤٧- عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «لِكُلِّ نَفْسٍ إِلَّا إِنْسَانًا فِي قَلْبِهِ شَحْنَاءُ أَوْ مُشْرِكًا بِاللهِ».

٣٥٤٨- وأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْأَهْوَازِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، بِإِسْنَادِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: عَنْ أَبِيهِ، وَعَمِّهِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَقَالَ: فَيَغْفِرُ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ إِلَّا الْعَاقَّ والْمُشَاحِنَ.

٣٥٥٠- أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ: حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ: أَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ: حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ قال: إِنَّ اللهَ يَطْلُعُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فِي النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ إِلَّا لِرَجُلَيْنِ إِلَّا كَافِرٍ أَوْ مُشَاحِنٍ، لَمْ يُجَاوِزْ بِهِ مَكْحُولًا، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مَكْحُولٍ عَمَّنْ فَوْقَهُ مُرْسَلًا ومَوْصُولًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

٣٥٥٠- عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قال: «فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَغْفِرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأَهْلِ الْأَرْضِ إِلَّا الْمُشْرِكَ وَالْمُشَاحِنَ». هَذَا مُرْسَلٌ. وَرُوِيَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ أَيْضًا بَيْنَ مَكْحُولٍ، وَأَبِي ثَعْلَبَةَ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ كَمَا:

٣٥٥١- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اطَّلَعَ اللهُ إِلَى خَلْقِهِ فَيَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِ، وَيُمْلِي لِلْكَافِرِينَ، وَيَدَعُ أَهْلَ الْحِقْدِ بِحِقْدِهِمْ حَتَّى يَدَعُوهُ».

٣٥٥٥- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ نَادَى مُنَادٍ: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ، هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ فَلَا يَسْأَلُ أَحَدٌ شَيْئًا إِلَّا أُعْطِيَ إِلَّا زَانِيَةٌ بِفَرْجِهَا أَوْ مُشْرِكٌ».

٣٥٥٦- عَنْ أَبِي رُهْمٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا أَبَا سَعِيدٍ حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَأُحَدِّثُكَ بِمَا رَأَيْتُهُ يَصْنَعُ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ، قَالَ: «اللهُمَّ امْلَأْ سَمْعِي نُورًا، وَبَصَرِي نُورًا، وَمِنْ بَيْنَ يَدَيَّ نُورًا، وَمِنْ خَلْفِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ شِمَالِي نُورًا، وَمِنْ فَوْقِي نُورًا، وَمِنْ تَحْتِي نُورًا، وَعَظِّمْ لِيَ النُّورَ بِرَحْمَتِكَ» -وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدٍ: «وَأَعْظِمْ لِي نُورًا»، ثُمَّ اتَّفَقَا- قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَوَضَعَ عَنْهُ ثَوْبَيْهِ ثُمَّ لَمْ يَسْتَتِمَّ أَنْ قَامَ فَلَبِسَهُمَا فَأَخَذَتْنِي غَيْرَةٌ شَدِيدَةٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ يَأْتِي بَعْضَ صُوَيْحِبَاتِي فَخَرَجْتُ أَتْبَعُهُ فَأَدْرَكْتُهُ بِالْبَقِيعِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ يَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالشُّهَدَاءِ، فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي أَنْتَ فِي حَاجَةِ رَبِّكَ، وَأَنَا فِي حَاجَةِ الدُّنْيَا فَانْصَرَفْتُ، فَدَخَلْتُ حُجْرَتِي وَلِي نَفَسٌ عَالٍ، وَلَحِقَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا هَذَا النَّفَسُ يَا عَائِشَةُ؟، فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي أَتَيْتَنِي فَوَضَعْتَ عَنْكَ ثَوْبَيْكَ ثُمَّ لَمْ تَسْتَتِمَّ أَنْ قُمْتَ فَلَبِسْتَهُمَا فَأَخَذَتْنِي غَيْرَةٌ شَدِيدَةٌ، ظَنَنْتُ أَنَّكَ تَأْتِي بَعْضَ صُوَيْحِبَاتِي حَتَّى رَأَيْتُكَ بِالْبَقِيعِ تَصْنَعُ مَا تَصْنَعُ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ أَكُنْتِ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ؟ بَلْ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: هَذِهِ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلِلّٰهِ فِيهَا عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شُعُورِ غَنَمِ كَلْبٍ، لَا يَنْظُرُ اللهُ فِيهَا إِلَى مُشْرِكٍ، وَلَا إِلَى مُشَاحِنٍ، وَلَا إِلَى قَاطِعِ رَحِمٍ، وَلَا إِلَى مُسْبِلٍ، وَلَا إِلَى عَاقٍّ لِوَالِدَيْهِ، وَلَا إِلَى مُدْمِنِ خَمْرٍ. قَالَ: ثُمَّ وَضَعَ عَنْهُ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ لِي: يَا عَائِشَةُ تَأْذَنِينَ لِي فِي قِيَامِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ بِأَبِي وَأُمِّي، فَقَامَ فَسَجَدَ لَيْلًا طَوِيلًا حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ قُبِضَ فَقُمْتُ أَلْتَمِسْهُ، وَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى بَاطِنِ قَدَمَيْهِ فَتَحَرَّكَ فَفَرِحْتُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ، وَأَعُوذُ

بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، جَلَّ وَجْهُكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرْتُهُنَّ لَهُ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ تَعَلَّمْتِهُنَّ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: تَعَلَّمِيهِنَّ وَعَلِّمِيهِنَّ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَّمَنِيهِنَّ وَأَمَرَنِي أَنْ أُرَدِّدَهُنَّ فِي السُّجُودِ.

ماہِ شعبان اور شبِ برأت سے متعلق بعض امور کی وضاحت

ماہِ شعبان میں اللہ کی بارگاہ میں اعمال کی پیشی:

یہ بات حدیث شریف سے ثابت ہے کہ ماہِ شعبان میں اللہ کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں، جیسا کہ سنن النسائی میں ہے کہ حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ دیگر مہینوں کی بنسبت ماہِ شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے ہیں؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ وہ مہینہ ہے جس سے لوگ غفلت برتتے ہیں، اس ماہ میں اللہ کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو میری خواہش ہے کہ میرے اعمال اس حالت میں پیش کیے جائیں کہ میرا روزہ ہو۔

٢٣٥٦- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ أَبُو الْغُصْنِ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَمْ أَرَكَ تَصُومُ شَهْرًا مِنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ، قَالَ: «ذَلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ، وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ».

15 شعبان کی رات تقدیر کے متعدد فیصلوں کا ہونا:

ماقبل کی تفصیل سے معلوم ہوا کہ 15 شعبان کی رات بڑی فضیلت والی ہے، احادیث مبارکہ میں اس رات سے متعلق متعدد باتیں ثابت ہیں، جن میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ اس رات تقدیر سے متعلق متعدد فیصلے ہوا کرتے ہیں، جیسا کہ الدعوات الکبیر للبیہقی میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس [15 شعبان] کی رات میں کیا ہوتا ہے؟ حضرت عائشہ نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! اس رات میں کیا ہوتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس رات میں یہ ہوتا ہے کہ اس سال جتنے بھی بنی آدم پیدا ہونے والے ہیں وہ سب لکھ دیے جاتے ہیں اور جتنے بنی آدم اس سال فوت ہونے والے ہیں وہ سب لکھ دیے جاتے ہیں، اور اس رات میں بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں، اور اس رات میں لوگوں کا مقررہ رزق اترتا ہے۔

الدعوات الکبیر للبیہقی:

٥٣٠- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ.... فَمَا زَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَاعِدًا حَتَّى أَصْبَحَ، فَأَصْبَحَ وَقَدِ اضْمَغَدَتْ قَدَمَاهُ، فَإِنِّي لَأَغْمِزُهَا، وأقول: بِأَبِي أَنْت وَأُمِّي، أَتْعَبْتَ نَفْسَكَ، أَلَيْسَ قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ أَلَيْسَ قَدْ فَعَلَ اللهُ بِكَ؟ أَلَيْسَ أَلَيْسَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟ هَلْ تَدْرِينَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ؟ قَالَتْ: مَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: فِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُودٍ مِنْ مولود بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ، وَفِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ، وَفِيهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ، وَفِيهَا تَنْزِلُ أَرْزَاقُهُمْ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا من أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللهِ؟ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللهِ، قُلْتُ: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى هَامَتِهِ فَقَالَ: وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ، يَقُولُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

(باب القول والدعاء ليلة البراءة)

اسی طرح کی بعض دیگر روایات بھی ذخیرۂ احادیث میں موجود ہیں، اگر ان روایات میں کچھ کمزوری پائی بھی جاتی ہے تو اس کے باوجود بھی ان سب کو ملا کر مجموعی اعتبار سے یہ روایات قابل قبول ہیں۔ ان تمام احادیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس رات تقدیر کے متعدد فیصلے ہوتے ہیں۔

ایک شبہ کا ازالہ:

اس پر شبہ یہ کیا جاتا ہے کہ جب تقدیر پہلے لکھی جا چکی ہے تو پھر اس رات تقدیر کے فیصلے لکھے

جانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا جواب اہلِ علم نے یہ دیا ہے کہ عینِ ممکن ہے کہ اس رات لوحِ محفوظ میں لکھے گئے ان فیصلوں کی فہرست علیحدہ کر کے ان فرشتوں کے سپرد کر دی جاتی ہے جن کے ذمے یہ کام ہیں۔

کیا تقدیر کے فیصلے شبِ قدر میں بھی ہوتے ہیں؟

قرآن اور احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ شبِ قدر میں تقدیر کے فیصلے ہوا کرتے ہیں جس کا ذکر سورۃ الدخان میں بھی ہے، اس لیے شبِ قدر میں تقدیر کے متعدد فیصلوں کا ہونا ٹھوس دلائل سے ثابت ہے، البتہ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ماہِ شعبان میں بھی تقدیر کے متعدد فیصلے ہوتے ہیں جیسے حدیث میں ہے کہ شعبان میں ان تمام بنی آدم کا نام لکھ دیا جاتا ہے جنھیں آئندہ سال موت آنی ہے، جیسا کہ مسند ابی یعلی حدیث میں ہے:

٤٩١١- عن أبي سلمة عن أبي هريرة: أن عائشة حدثتهم أن النبي ﷺ كان يصوم شعبان كله، قالت : قلت: يارسول الله أحب الشهور إليك أن تصومه شعبان، قال: «إن الله يكتب على كل نفس ميتة تلك السنة فأحب أن يأتيني أجلي وأنا صائم».

اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

٩٨٥٧- حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ، وَذَلِكَ أَنَّهُ تُنْسَخُ فِيهِ آجَالُ مَنْ يَمُوتُ فِي السَّنَةِ.

جبکہ بعض احادیث میں 15 شعبان کی رات سے متعلق بھی یہ امور ثابت ہوتے ہیں کہ اس رات تقدیر سے متعلق متعدد فیصلے ہوا کرتے ہیں، جیسا کہ ماقبل میں الدعوات الکبیر للبیہقی کے حوالے سے حدیث ذکر ہوئی۔ یہ احادیث کمزور ہیں لیکن بعض اہلِ علم کے نزدیک مجموعی اعتبار سے قابلِ قبول ہیں، اس لیے مناسب یہی ہے کہ ان احادیث کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے، جب دونوں میں تطبیق اور جوڑ

کی صورت پیدا ہو سکتی ہو تو ٹکراؤ کی صورت پیدا کرنا یا ان احادیث کا یکسر انکار کرنا کسی طور مناسب نہیں۔ اس ظاہری ٹکراؤ کا جواب بعض اہلِ علم نے یہ دیا ہے کہ ممکن ہے کہ شبِ برأت میں تقدیر کے اجمالی فیصلے ہوتے ہوں جبکہ شبِ قدر میں تفصیلی طور پر، یا شبِ برأت کو محض فیصلے ہوتے ہیں جبکہ شبِ قدر میں ان فیصلے کی فہرست عملدرامد کے لیے مقررہ فرشتوں کے حوالے کر دی جاتی ہے۔ یہ تمام باتیں سامنے رکھی جائیں تو خلجان نہیں رہتا ورنہ تو لوگ ان سب باتوں کو خلط ملط کر لیتے ہیں، اور بلا وجہ بعض امور کا انکار کر دیتے ہیں۔

کیا شبِ برأت کی فضیلت قرآن سے ثابت ہے؟

قرآن کریم سورۃ الدخان میں جس مبارک رات کا ذکر ہے تو اس سے مراد جمہور اہل علم کے نزدیک شبِ قدر ہے، جہاں تک شبِ برأت کا تعلق ہے تو قرآن کریم میں اس رات سے متعلق کوئی تذکرہ موجود نہیں، لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس رات کی فضیلت ہی نہیں کیوں کہ شبِ برأت کی فضیلت احادیث سے ثابت ہے، اور امت کے جلیل القدر ائمہ کرام نے اس کو تسلیم کیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے معارف القرآن سورۃ الدخان ملاحظہ فرمائیں۔

کیا شبِ برأت میں اعمال نامہ تبدیل ہوتا ہے؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ شبِ برأت کو اعمال نامے تبدیل ہوتے ہیں تو واضح رہے کہ قرآن وسنت سے اس بات کا ثبوت نہیں مل سکا۔

مبین الرحمٰن
نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
24 رجب المرجّب 1440ھ/ یکم اپریل 2019
03362579499